مَلِکُ الشعراء شیخ فیضی کی ایک نئی نثری تصنیف

"رِسالہ قدمیہ" میر ابُو تراب وَلی اور قدم رسول •

دربار اکبری کے ملک الشعراء ابوالفیض المتخلص بہ فیضی فیاضی کی فارسی نثری تصنیف میں رسالۂ قدمیہ کے نام سے علمی دنیا ناواقف ہے۔ فارسی ادب کے ماہرین صرف اس کے فارسی مکاتیب کے مجموعہ "انشا فیضی" سے واقف ہیں۔ اس مختصر مقالے میں فیضی کے اس رسالہ کی طرف حاضرین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اس نے اپنے ہم عصر اور گجرات کے ایک سلامی شیرازی سادات کے علمی خاندان کے چشم چراغ اور سلطنت گجرات کے آخری دور میں ایک نمایاں کردار ادا کرنے والے سیاستدان، عالم اور مصنف تاریخ گجرات شاہ ابوتراب شیرازی کے مکہ معظمہ سے لائے ہوئے قدم شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قلمبند کیا ہے۔

شاہ میر ابوتراب ولی اپنے زمانے کے مشہور مورخ، مدبر اور سیاستدان تھے۔ آپ کا

• جمال الدین رحیم الدین شیخ احمد آباد گجرات

اسم گرامی حبیب اللہ ابو تراب ولی اور لقب رفیع الدین تھا۔ آپ سلامی خاندان کے نبیرہ ہیں۔ سلامی سادات کی وجۂ تسمیہ اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ اس خاندان کے جد اعلیٰ نے مدینہ منورہ پہنچ کر سرور کائنات کے روضۂ اقدس پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ آنحضرت صلعم نے سلام کا جواب دیا جسے حاضرین نے بھی سماعت کیا۔ اس واقعہ کے بعد آپ کے خاندان والوں کو سلامی سید کہا جانے لگا۔ ؎۱

میر ابو تراب اپنی عقل و فراست، قابلیت اور ایمانداری کی بدولت ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ آپ ایک جید عالم، باہوش سیاستدان اور امرای گجرات میں ہر دل عزیز تھے۔

سلطان مظفر شاہ ثالث کو تخت شاہی سے بے دخل کرنے کے بعد گجرات کی سلطنت پر اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے اعتماد خان اور چنگیز خان جیسے مقتدر امرای گجرات کے درمیان ریشہ دوانیاں شروع ہوئیں۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر مغل شہنشاہ اکبر گجرات پر حملہ آور ہو کر قابض ہو گیا۔ گجرات پر چڑھائی کے وقت ابو تراب اکبر بادشاہ کے ہمراہ تھے۔

۹۸۰ھ (۲-۱۵۷۲ء) میں گجرات میں سیاسی سرکشوں نے سر اٹھایا تب ناظم گجرات اعتماد خان نے ابو تراب کی ذہانت اور سیاسی سوجھ بوجھ نیز قابلیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان باغی امیروں کے پاس صلح و آشتی کا پیغام دیکر بھیجا۔ میر ابو تراب نے یہ خدمت بڑی خوش اسلوبی سے انجام دی۔ اس کے ساتھ اعتماد خان نے گجرات کے بگڑتے ہوئے حالات کو دیکھ کر ابو تراب سے مشورہ کیا اور موجودہ صورت حال سے واقف کرنے اور گجرات پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک تحریر نامہ ابو تراب کی تحویل میں دیکر دربار اکبری روانہ کیا۔ شہنشاہ اکبر بھی آپ کی ذہانت و لیاقت سے بے حد متاثر ہوا اور اس نے جب تک گجرات

؎۱ ماثر الامراء جلد سوم کلکتہ صفحہ ۸۰ تا ۸۵

کا مسئلہ مکمل طور سے حل نہیں کر لیا۔ ہر معاملہ میں آپ سے مشورہ لیتا رہا حتی کہ آپ ہی کے ایماء پر ناظم گجرات کے طور پر شہاب الدین احمد خان کا تقرر کیا۔[۱]

میر ابوتراب نے سلطان بہادر شاہ گجراتی کے عہد کی ایک مختصر تاریخ بعنوان "تاریخ گجرات" قلم بند کی ہے۔ یہ تاریخ مواد کے اعتبار سے اہم ماخذ ہے۔ تاریخ کا آغاز وہاں سے شروع ہوتا ہے جس وقت مرزا محمد زماں ۹۳۲ھ (۱۵۲۵ء) میں گجرات کے سلطان بہادر شاہ کے دربار سے فرار ہو جاتا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کے ساتھ تاریخ اختتام پذیر ہوتی ہے تاریخی اعتبار سے اسکا وہ حصہ نہایت اہم ہے جہاں میر ابوتراب نے بہادر شاہ گجراتی کے ساتھ مغل شہنشاہ ہمایوں اور پرتگیزوں کے درمیان جو معرکے ہوئے ان کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں میر ابوتراب نے مظفر شاہی خاندان کے آخری دور میں اندرونی سیاست کی ریشہ دوانیاں کی ہو بہو تصویر کھینچی ہے۔ سر ڈینی سن راس نے اس فارسی تاریخ کو ایڈٹ کر کے ۱۹۰۹ء میں ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے زیر اہتمام شائع کیا اور شبیر احمد نے اس کا اردو ترجمہ ۱۹۵۸ء میں الہ آباد سے شائع کیا۔

۹۸۶ھ میں شہنشاہ اکبر نے میر ابوتراب کو گجرات سے اجمیر طلب کیا اور میر حاج مقرر کر کے پانچ لاکھ روپیہ نقد نیز دس ہزار عمدہ پوشاکوں کے ساتھ حج بیت اللہ کو روانہ کیا اس طرح آپ نے حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ اقدس سرور کائنات کا شرف حاصل کیا دربار اکبری سے عنایت کی گئیں سوغاتیں اور خیراتیں محتاجوں اور مسکینوں میں تقسیم کرنے کے بعد اور تیرہ ماہ وہاں مقیم ہونے کے بعد ۹۸۷ھ میں سات سو حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ مع خیر و عافیت ہندوستان راجعت کی۔ جن دنوں میر ابوتراب مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے تب انہیں نقشِ قدم رسول صلعم کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ مسجد الحرام کے صحن میں واقع حضرت عباس کے قبہ میں موجود ہیں اور یہ بھی آپ کے علم میں تھا کہ سید جلال الدین

۲۔ تاریخ گجرات از میر ابوتراب ولی صفحہ ۲۵

حسین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت سلطان فیروز تغلق کے عہد میں قدم رسولؐ کو دہلی لائے تھے۔ چنانچہ میر ابو تراب نے اس سے متاثر ہو کر اپنے ہمراہ قدم رسولؐ لیجانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اسے حاصل کر کے اور غلاف مقام ابراہیم اڑا کر ساتھ لائے۔ جب سورت بندر پہنچے تو قدم رسول کی آمد کی خبر دارالخلافہ آگرہ پہنچائی گئی یہ مژدہ سنکر شہنشاہ اکبر بہت خوش ہوا اور میر صاحب کو فرمان شاہی ارسال کیا کہ نقش قدم مبارک کو باحترام تمام فتح پور سکری پہنچائے جائیں اور خود شہنشاہ اکبر اراکین سلطنت کے ہمراہ زیارت کے لئے تشریف لایا۔ قدم رسول کو اکبر بادشاہ نے دوشالے میں لپیٹ کر باحترام اپنے دوش پر اٹھایا اور از راہ خلوص عقیدت تقریباً سو قدم پیادہ چلا اور بعد ازاں اراکین سلطنت نے یہ سعادت حاصل کی۔ قدم رسول مبارک کو شاہی محل کے قریب سلیم چشتیؒ کے روضۂ مبارک کے نزدیک گجرات محل نامی شاہی عمارت میں رکھا گیا۔

دوسرے سال ۹۸۸ھ میں میر ابو تراب نے رخصت طلب کی اور یہ بھی عرض کیا کہ حکم ہو تو نقش قدم شریف میں اپنے وطن مالوف احمد آباد لیجا کر ایک عالی شان عمارت میں محفوظ رکھوں چونکہ گجرات باب مکہ ہے فدوی چاہتا ہے کہ اس کے لئے ایک پرشکوہ عمارت تعمیر کر کے زیارت گاہ خاص و عام بناؤں بشرطیکہ خدمت تولی خادم کے سپرد ہو۔ بادشاہ نے بادل نخواستہ اجازت دی۔ میر ابو تراب مع نقش قدم رسول صلعم احمد آباد پہنچے آپ کے خاندان میں پہلے سے ہی حضرت رسالت مآب صلعم کے موئے مبارک جسے اصطلاحی زبان میں آثار شریف کہتے ہیں بطور تبرک موجود تھے۔ چنانچہ اساول نو موجودہ جمالپور دروازے کے باہر بہرام پور کیلی کو میل کے پیچھے ایک پرشکوہ عمارت کی تعمیر کا آغاز ہوا اور اس عمارت کا کام چھ سال کی مدت میں پائے تکمیل کو پہنچا۔

Scanned with Oken Scanner

ان تفصیلات کے بعد مقالہ کے عنوان کے جانب رجوع کرتا ہوں۔ گجرات کے نامور مورخ علی محمد خان نے اپنی قابل ذکر تاریخ مراۃ احمدی میں میر ابو تراب ولی کا ذکر قدم رسول پاک کا شہر احمد آباد میں لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اس رسالۂ قدمیہ کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس تاریخ کے مطبوعہ دونوں ایڈیشنوں میں اس کے مصنف کا نام شیخ فیض ملتا ہے۔ علی محمد خان نے اپنی تاریخ میں رسالۂ مذکورہ سے ایک رباعی بھی نقل کی ہے رباعی مندرجہ ذیل ہے۔ ع۱

شاہی کہ براٖت روز دادی شب را
در محمد تش سنگ کشادی لب را
در خارہ شان قدمش نبت کرنگ
از شوق کفش کردہ تہی قالب را

عہد حاضر کے نامور محقق ڈاکٹر ضیاؤ الدین دیسائی صاحب نے خدابخش لائبریری کی وضاحتی فہرست کے حوالے سے "رسالہ قدمیہ" کو دربار اکبری کے ملک الشعراء شیخ فیضی کا رسالہ بتایا ہے۔ خدابخش لائبریری کے فارسی مخطوطات کی فہرست کی ضمیمۂ اول والی جلد ۳۳ مطبوعہ ۱۹۷۷ء) میں ایک بیاض درج ہے جس میں یہ "رسالۂ قدمیہ" شامل ہے۔

اس نادر روزگار رسالہ کا زیروکس میں نے پیر محمد شاہ لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر سے حاصل کیا اور اس طرح اس قادر الکلام شاعر کی نثری انشا پردازی کا اہم نمونہ سامنے آیا۔ گجرات کے ارباب علم وادب مراۃ احمدی کے مطبوعہ نسخوں کی غلطی کی وجہ سے رسالۂ قدمیہ کے مصنف فیضی کو کسی غیر معروف شاعر شیخ فیض تصور کرتے رہے لیکن بقول ڈاکٹر دیسائی یہ نایاب رسالہ شیخ فیض کا نہیں بلکہ اکبر کے ملک الشعراء شیخ فیضی کا ہے

ع۱ تاریخ مراۃ احمدی صفحہ ۲۵

Scanned with Oken Scanner

جیسا کہ فہرست نگار نے خود بھی واضح طور پر لکھا ہے اور مزید خود مراۃ احمدی کے نقل کی گئی رباعی پٹنہ کے رسالہ قدمیہ میں خفیف ترمیم کے ساتھ موجود ہے۔ غرض اس رسالہ کا مصنف اکبر کے ملک الشعراء فیضی ہی ہے۔ اس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

Scanned with Oken Scanner